صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

تحفظ عقیدہ ختم نبوت

اور

تکفیر و تردید قادیانیت

میں علماء و مشائخ اہلسنت کا کردار

مصنف

مناظر اسلام ابو حذیفہ

حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب

ناشر: المدینہ لائبریری ٹیم

Al Madina Library

https://archive.org/details/@madni_library

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور
تکفیر و تردید قادیانیت میں علماء ومشائخ اہلسنت کا کردار

﴿مصنف﴾

مناظر اسلام، ابوحذیفہ

حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب

(دامت برکاتہم العالیہ)

صفحات: 14

سرورق: عرفان ثاقب سلطانی

کمپوزنگ: محمد شہباز انجم عطاری

اشاعت: 7 ستمبر 2018 (یوم تحفظ ختم نبوت)

﴿ناشر﴾

المدینہ لائبریری ٹیم (فیصل آباد)

P-90، بازار نمبر 2، مرضی پورہ، نڑوالا روڈ، فیصل آباد

0321-7031640

fb/almadinalibrary

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کیلئے اپنے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تو ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ پر ختم ہوا۔ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا جو شخص آپ ﷺ کے بعد کسی نئے شخص کو نبی مانے یا نبی پیدا ہونے کا عقیدہ رکھے وہ پوری امت مسلمہ کے اجماع کے مطابق کافر و مرتد ہے۔

انگریزی دور اقتدار میں مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ حقیقتاً وہابی غیر مقلد تھا نے اپنی سرکار انگریز کے ایماء پر بے شمار دعوے کئے کبھی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تو کبھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا بالآخر اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔

اولین فتویٰ کفر:

علماء و مشائخ اہلسنت نے بروقت اس کے کفریہ عقائد کی نقاب کشائی کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی تکفیر و تردید کی مرزا قادیانی کے رد و ابطال میں علماء و مشائخ اہلسنت کے مساعی جمیلہ کا دائرہ بڑا وسیع ہے ان علماء و مشائخ اہلسنت کی یہ علمی و عملی سرگرمیاں بصیرت افروز بھی ہیں اور ہمت افزا بھی۔ یہ علماء و مشائخ اہلسنت ہی تھے جنہوں نے ہر موڑ پر مرزا قادیانی کا بھرپور تعاقب کیا ہے بلکہ سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ دینے والے عظیم سنی عالم و مفتی غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ تھے۔ مگر بدقسمتی سے علماء و مشائخ اہلسنت کے اس عظیم کردار اور ان کی خدمات جلیلہ کو طاق نسیاں کے پردوں میں چھپا دیا گیا خود ہمارے اہلسنت اپنے اکابر کے ان تاریخی کارناموں سے نابلد ہیں جبکہ مخالفین اہلسنت یہ سارا کریڈٹ اپنے اکابر کو دینا چاہتے ہیں اور درحقیقت یہی لوگ مرزا قادیانی کے معاون و مددگار تھے قادیانیت نوازی کی گندگی سے اکابر

https://archive·org/details/@madni_library

مخالفین کا دامن ضرور آلودہ ہے۔

سب سے پہلے تو اختصار کے ساتھ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ وتردید وتکفیر قادیانیت میں علماء ومشائخ اہلسنت کا کردار بیان کرینگے پھر مخالفین اہلسنت بریلوی کے اکابر کی قادیانیت نوازی پر دلائل پیش کریں گے۔

مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ:

مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت سے ہی اپنی مومنانہ فراست سے بھانپ لیا تھا کہ یہ مرزا قادیانی دین اسلام کے خلاف بہت بڑا فتنہ ہے اس لئے اس فتنے کی سرکوبی کیلئے حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ اول روز سے ہی میدان عمل میں آ گئے۔ ردقادیانیت کا اولین سہرا آپ ہی کے سر ہے۔آپ نے اپنی تقریر وتحریر میں مرزا قادیانی کی تکفیر وتردید کی بلکہ مرزا قادیانی کی تکفیر پر حرمین شریفین کے علماء اہلسنت سے فتاوٰی بھی منگوائے جس کا ذکر خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے 1883 میں مولانا قصوری نے مرزا قادیانی کی تکفیر وردوابطال میں کتاب تحقیقات دستگیریہ لکھی جس میں علماء ہند بالخصوص علماء لاہور وامرتسر کی تصدیقات بھی ہیں۔

مولانا قصوری نے 1885 میں "رجم الشیاطین بردغلوطات البراھین " کتاب عربی زبان میں لکھی اور علماء حرمین شریفین سے تصدیقات حاصل کیں اس پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق بھی موجود ہے۔اس کتاب کے ذریعے علماء حرمین شریفین فتنہ قادیانیت سے واقف ہوئے۔مولانا قصوری علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کے ردوابطال میں تیسری کتاب "فتح رحمانی " لکھی۔جنوری 1897 میں مرزا قادیانی سے مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ کا مباہلہ مسجد ملا مجید واقع موچی دروازہ لاہور طے ہوا مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ تو تشریف لائے مگر مرزا قادیانی میدان سے مفرور رہا یہ ساری تفصیل کتاب عقیدۃ ختم النبوت جلد 1 صفحہ 138-137 پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی تکفیر وتردید میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور مرزا کے کافر ومرتد ہونے کا فتوٰی دیا ہے جسے برصغیر پاک و ہند میں اس بات میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے آپ نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی تکفیر وتردید میں تقریباً دس معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائی ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

(١)المقالة المسفرةعن احكام البدعة المكفرة1884

(٢)السوء العقاب عن المسيح الكذاب1902

(٣)المستند المعتمد بنانجاةالابد1902

(٤)قهر الديان على مرتد بقاديان1905

(٥)جزاء الله عدوه باباۂ ختم النبوة

(٦)حسام الحرمين على منحر الكفر والمين 1904

(٧)رساله باب العقائد دالكلام1897

(٨)المبين ختم النبيين1908

(٩)الجرازالديانى على المرتد القاديانى

اسکے علاوہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتب فتاویٰ رضویہ وغیرہ میں قادیانیوں کی تکفیر وتردید میں بے شمار فتاوٰی موجود ہیں امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی ساری زندگی عظمت مصطفی ﷺ کے گستاخوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا آپ کے خلف اکبر حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی تکفیر وتردید میں معرکۃ الآراء کتاب "الصارم الربانی علی اسراف القادیانی" لکھی۔

مولانا اصغر علی روحی علیہ الرحمۃ:

مرزا قادیانی جعلی نبوت کی تائید میں اپنی کتاب اعجاز احمدی کو بطور تحدی پیش کرتا تھا

https://archive.org/details/@madni_library

معروف سنی عالم مولانا اصغرعلی روحی علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز احمدی کی غلط عربی عبارات پر عالمانہ گرفت فرمائی۔ مرزا کو مجبوراً اپنی عربی کی غلطیوں کو ماننا پڑا۔

شاہ سراج الحق چشتی علیہ الرحمۃ:

مرشد برحق حضرت محمد حسین مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے اپنے ممتاز خلیفہ شاہ سراج الحق چشتی علیہ الرحمۃ کو کرنال سے لاکر گورداسپور مامور فرمایا تاکہ مرزا قادیانی کے قریب رہ کر اس کا ناطقہ بند کیا جائے۔

مولانا نواب الدین رمداسی علیہ الرحمۃ:

شاہ سراج الحق علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مولانا نواب الدین رمداسی علیہ الرحمۃ نے اگست 1903 میں مرزا قادیانی کا بازو پکڑ کر اسے لاجواب بھی کیا اور فرمایا کہ اگر اب خدا کسی کو نبی بناتا تو تیرے جیسے بجو کو نہ بناتا بلکہ میرے جیسے وجیہہ (بارعب خوبصورت) کو بناتا مگر نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور انہوں نے اپنے شیخ طریقت کے عرس کی تاریخیں دسمبر کے مہینے میں مقرر کروائیں اس لئے کہ مرزا قادیانی کا سالانہ جلسہ انگریزوں کی خوشنودی کیلئے کرسمس کے موقع پر دسمبر میں ہوتا تھا اس کا رد عرس میں کیا جائے۔

خواجہ اللہ بخش تونسوی علیہ الرحمۃ:

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی علیہ الرحمۃ نے بھی مرزا قادیانی کی بھرپور طریقے سے تکفیر و تردید میں نمایاں کام کیا۔

خواجہ ضیاء الدین سیالوی علیہ الرحمۃ:

حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے بھی قادیانیت کے رد و ابطال میں اپنی مساعی جمیلہ سے عامۃ الناس کو فتنہ قادیانیت سے باخبر کیا۔

مولانا غلام قادر بھیروی علیہ الرحمۃ:

واعظ اسلام مولانا غلام قادر بھیروی علیہ الرحمۃ نے اس موقع پر مرزا قادیانی کو اور اس

کے مریدین کو بھی کافر و مرتد قرار دیا اور قادیانیوں کے ساتھ مسلمان مرد و عورت کا نکاح حرام قرار دیا اور اپنی مسجد جس میں وہ خطیب تھے کی پیشانی پر پتھر نصب فرمایا جس میں یہ عبارت کندہ تھی باتفاق انجمن حنفیہ و حکم شرع شریف قرار پایا ہے کہ وہابی رافضی نیچری مرزائی مسجد ھذا میں نہ آئے اور خلاف مذہب حنفی کوئی بات نہ کرے۔

قاضی فضل احمد لدھیانوی علیہ الرحمۃ:

مولانا قاضی فضل احمد لدھیانوی نے مرزا قادیانی کی تکفیر و تردید میں کئی کتب لکھیں جس میں "کلمه فضل ربانی معروف" ہے۔

بابو پیر بخش لاہوری علیہ الرحمۃ:

مولانا بابو پیر بخش لاہوری نے مرزا قادیانی کی تکفیر و تردید میں متعدد کتب لکھیں یہ کتب کتاب عقیدۃ ختم نبوت جلد 14 تا 16 میں شائع ہو چکی ہیں اور بابو پیر بخش قادیانیت کی تردید میں ایک ماہوار رسالہ تائید اور اسلام بھی شائع کرتے تھے جو ایک عرصہ تک جاری رہا۔

مولانا غلام رسول امرتسری علیہ الرحمۃ:

مولانا غلام رسول امرتسری علیہ الرحمۃ نے رد قادیانیت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں ان کی عربی میں کتاب "الالهام الصحيح" معروف ہے۔

مولانا غلام مصطفٰی امرتسری علیہ الرحمۃ:

مولانا غلام مصطفٰی امرتسری علیہ الرحمۃ نے بھی رد قادیانیت میں تقریر و تحریر کے ذریعے اپنی مساعی جمیلہ کو پیش کیا ان کی کتاب "آفتاب صداقت" مشہور ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ:

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی تردید میں 1900 کے اوائل میں کتاب "شمس الهدايه" لکھی علماء اسلام نے خوب داد و تحسین دی مگر قادیانیت میں

https://archive.org/details/@madni_library

تہلکہ پڑ گیا۔حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ اول قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کو ایک خط مبنی بر سوالات روانہ کیا پیر صاحب نے اس کو دندان شکن جواب دیا اور اس کے ساتھ حقیقت معجزہ کے متعلق ایک سوال بھی کیا جس کے جواب سے پوری قادیانیت آج تک عاجز ہے مرزا قادیانی نے 24 جولائی 1900 کو علماء کو تفسیر نویسی کے سلسلہ میں ایک چیلنج پر مبنی اشتہار شائع کیا جس میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ کا نام بھی مخاطبین میں شائع کیا۔

25 جولائی 1900 کو پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ نے مرزا کا چیلنج قبول کر لیا اور 25 اگست 1900 لاہور میں مناظرہ طے کیا حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ جب علماء اہلسنت کی معیت میں وقت مقررہ پر مقام مقررہ بادشاہی مسجد میں تشریف لائے مگر مرزا قادیانی نے مفرور ہونے میں عافیت تصور کی متعدد بار تقاضوں کے باوجود مرزا قادیانی نہ خود آیا نہ اس کا کوئی نمائندہ آیا اس وجہ سے قادیانیوں کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا اس کاروائی کا تذکرہ وہابی شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے اخبار اہلحدیث امرتسر 21 مئی 1937 میں بھی کیا ہے اس موقع پر پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری ،مولانا محمد حسن فیضی وغیرہم بے شمار علماء اہلسنت موجود تھے اس موقع پر 85 علماء اور 128 اکابر ملت کی طرف سے اہلسنت کی فتح اور مرزا قادیانی کے فرار کی کاروائی بصورت اشتہار شائع کروائی گئی حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی تردید میں "سیف چشتیائی" بھی لکھی ہے۔

امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ:

1904 میں مرزا قادیانی سیالکوٹ آیا اور وہاں تبلیغ شروع کی تو امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ فوراً باوجود علالت سیالکوٹ پہنچے اور ایک ماہ وہاں قیام کیا مرزا قادیانی کی تکفیر و تردید میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔22 مئی 1908 کو پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے بادشاہی مسجد لاہور میں خطبہ جمعہ میں مرزا قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج کیا مرزا لاہور میں موجود تھا مگر مرزا کو سامنے آنے کی جرات نہ ہوسکی۔پھر 25-26 مئی کی درمیانی شب

میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کی موت کی پیش گوئی کر دی تو 26 مئی 1908 دوپہر میں ہی مرزا مر گیا اور واصل جہنم ہو گیا۔

علماء اہلسنت کی مناظرانہ خدمات:

علماء اہلسنت نے متعدد مقامات پر مناظروں میں بھی قادیانیوں کا رد وابطال کیا اور مناظروں میں قادیانیوں کو ذلت ورسوائی ہی اٹھانا پڑی۔

14-15 جولائی 1908 میں ضلع شاہ پور میں حکیم نورالدین قادیانی کے ساتھ مفتی غلام مرتضی صاحب علیہ الرحمۃ نے مناظرہ کر کے لاجواب کر دیا۔

18-19 اکتوبر 1944 ہریا ضلع گجرات میں جلال الدین شمس قادیانی کے ساتھ مفتی غلام مرتضی میانی علیہ الرحمۃ نے مناظرہ کر کے اس کو مبہوت کر دیا۔

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ نے جگ سکانوں ضلع بدایوں اور دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں قادیانیوں سے مناظروں میں ان کو مبہوت اور لاجواب کیا۔

مولانا عبدالرشید جھنگوی علیہ الرحمۃ متعلم مظہر اسلام بریلی شریف نے حیات مسیح کے عنوان پر بریلی شریف کے ایک قادیانی مناظر سے مناظرہ میں اسے خوب ذلیل ورسوا کیا۔

مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کنری ضلع شکار پور سندھ میں 1946 میں قادیانیوں سے مناظرہ کیا جس میں ساری قادیانیت کے گرو موجود تھے اس میں بھی اہلسنت کو فتح ہوئی اور قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔سانگلہ ہل کے قریبی گاؤں گھوئیکی لدھڑ چک نمبر 116 میں بھی قادیانیوں کے ساتھ مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ نے شیر اسلام مولانا مفتی محمد عنائت اللہ سانگلوی علیہ الرحمۃ کی صدارت میں مناظرہ کیا جس میں قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔

اختصار مانع ہے ورنہ اس تفصیل کیلئے کئی دفتر درکار ہیں۔

https://archive.org/details/@madni_library

تردید قادیانیت کیلئے راقم کی کتاب "قادیانیت کے بطلان کا انکشاف" ضخیم کتاب ہے۔

مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمۃ وغیرہ کئی سنی علماء نے مرزا قادیانی کو انگریزی کورٹوں میں بھی مقدمات کے ذریعے خوب ذلیل و رسوا کیا مرزا قادیانی بصورت مجرم وہاں پیش ہوتا رہا۔بعض مقدمات علماء اہلسنت پر قادیانیوں نے بھی کئے مگر خدا تعالی نے ان کو وہاں بھی ذلیل و رسوا کیا۔

مولانا محمد حسن فیضی علیہ الرحمۃ نے 13 فروری 1899 کو مسجد حکیم حسام الدین سیالکوٹ میں اپنا بے نقطہ قصیدہ عربیہ مرزا قادیانی کو پڑھنے کے لئے دیا مگر اس کے پڑھنے سے بھی عاجز رہا پھر حضرت فیضی صاحب علیہ الرحمۃ نے مرزا کو مناظرہ کی کئی بار دعوت دی مگر چیلنج قبول کرنے سے عاجز رہا۔

قارئین کرام بے شمار علماء و مشائخ اہلسنت نے مرزا قادیانی کی زندگی میں اور قیام پاکستان سے قبل تک بھی مرزا قادیانی کی تکفیر و تردید میں بے شمار کتب و رسائل شائع کئے،مناظرے ومباہلے کے چیلنج کئے ان علماء ومشائخ میں سے چند کے نام یہ ہیں

امام احمد رضا خان بریلوی،مولانا غلام دستگیر قصوری،مولانا غلام قادر بھیروی،مولانا اصغر علی روحی،مولانا غلام اللہ قصوری،مولانا محمد عبداللہ گجراتی،مولانا سید دیدار علی شاہ،مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی،مولانا حشمت علی لکھنوی،مولانا محمد حامد رضا بریلوی،خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف، پیر معظم الدین مرولہ والا، پیر مہر علی شاہ گولڑوی،خواجہ ضیاء الدین سیالوی،قاضی سلطان محمود اعوان شریف، پیر خلیل الرحمٰن ہانسوی،مولانا عبدالسمیع رامپوری،مولانا احمد علی بٹالوی،مولانا فقیر محمد جہلمی ،مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مفتی عبداللہ ٹونکی ،شاہ عبدالعلیم میرٹھی،محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد،شیر اسلام مفتی محمد عنائت اللہ سانگلہ ہل،مولانا عبدالرحیم واعظ لاہور،قاضی فضل الدین،مولانا انوار اللہ چشتی،مولانا حیدر اللہ خان حیدرآبادی،قاضی غلام گیلانی چشتی،مفتی غلام مرتضی میانی،مفتی عبدالحفیظ حقانی،مولانا محمد عالم آسی امرتسری،خدائے ملت سید

حبیب، پروفیسر محمد الیاس برنی،مولانا مفتی نظام الدین ملتانی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) وغیرہم بے شمار علماء ومشائخ اہلسنت نے اس میں حصہ لیا۔

تحریک ختم نبوت 1953:

1953 میں تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو اس تحریک کی سربراہی مولانا ابوالحسنات شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں میں رہی اور بے شمار علماء ومشائخ اہلسنت نے قادیانیوں کی تکفیر وتردید کی اس تحریک میں حصہ لیا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔مولانا سید ابوالحسنات شاہ صاحب،مولانا سید محمد خلیل قادری،مولانا محمد عبدالستار خان نیازی،مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب،مولانا سید ابوالبرکات شاہ صاحب،مولانا حسن جان، مفتی صاحب داد خان،مولانا شاہ احمد نورانی،خواجہ محی الدین گولڑوی،صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب،مفتی محمد حسین نعیمی، مفتی اعجاز ولی خان،مولانا غلام مہر علی گولڑوی،مفتی محمد عنائت اللہ سانگلہ ہل،مولانا عبدالحامد بدایونی،محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد،مولانا عبدالغفور ہزاروی،مولانا غلام محمد ترنم،خواجہ قمر الدین سیالوی،مولانا سید محموداحمد رضوی، پیر غلام محمد سرہندی،مولانا محمد بخش مسلم،مولانا سید محمود شاہ گجراتی، مفتی احمد یار خان نعیمی ،مناظر اسلام محمد عمر اچھروی،مولانا غلام علی اوکاڑوی،مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی، پیر ظہور احمد شاہ جلال پوری،مولانا غلام جان ہزاروی،مولانا مہر الدین، مفتی عزیز احمد بدایونی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) وغیرہم۔

تحریک ختم نبوت 1974:

بے شمار علماء ومشائخ اہلسنت نے 1974 میں قادیانی غنڈہ گردی کے جواب میں اہل اسلام اہل سنت نے ملک گیر تحریک ختم نبوت چلائی بے شمار علماء ومشائخ اہلسنت اس میں شریک ہوئے۔

مولانا سید محموداحمد رضوی،مولانا غلام علی اوکاڑوی، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی،مولانا مفتی عنائت اللہ سانگلہ ہل،مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب،مولانا محمد ضیاء اللہ قادری،مولانا شاہ

https://archive.org/details/@madni_library

احمد نورانی، مولانا عبدالمصطفی ازہری، خواجہ قمرالدین سیالوی، مولانا سید محمد علی رضوی، مولانا مفتی ظفر علی نعمانی، قاضی فضل رسول حیدر رضوی، مولانا محمد اشرف سیالوی، مولانا محمد شریف رضوی بھکر، مولانا محمد عبدالرشید جھنگوی، مفتی فیض احمد اویسی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) وغیرہم بے شمار علماء ومشائخ اہلسنت نے اس تحریک میں زور وشور سے حصہ لیا۔ اسمبلی میں قادیانیوں کی تکفیر وتردید کی قرارداد پیش کرنے کا سہرا مولانا شاہ احمد نورانی کے سر ہے بالآخر قادیانیوں کو متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے کافر ومرتد، دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا گیا۔ یہ سب علماء و مشائخ اہلسنت کی کاوشوں کی برکت ہے الغرض مرزا قادیانی کی تکفیر وتردید میں علماء و مشائخ اہلسنت کی کتب ورسائل کا احاطہ ناممکن ہے ہم نے اختصار کے ساتھ علماء ومشائخ اہلسنت کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت میں علمی وقلمی کاوشوں کو پیش کردیا ہے۔

یہ واقعہ بھی قابل حفظ ہے کہ 1974 کی تحریک ختم نبوت کے آکری موڑ پر اسمبلی میں جب تمام بحث ہوچکی تو قادیانیوں کے لاہوری گروپ نے مولانا شاہ احمد نورانی کو پیش کش کی کہ آپ ہمارا نام اپنی قرارداد سے نکال دیں تو ہم آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا تمہارا پچاس لاکھ میری جوتی کی نوک پر اس قرارداد میں قادیانیوں دونوں ربوی اور لاہوری کافرومرتد ہیں ہی اٹل فیصلہ ہے۔

دیوبندی اکابر کی قادیانیت نوازی:

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے بقول مرزا قادیانی کے کفر سے واقف ہوکر بھی اس کو کافر نہ ماننے والے دیانتاً کافر نہیں اگرچہ شرعا ہیں۔ (ملخصا افاضات الیومیہ جلد9صفحہ29)

اشرف علی تھانوی کو مرزا کے کفر قطعی کی تحقیق نہیں۔ (امداد الفتاوی جلد 5صفحہ386) یہ فتوی 1325ھ کا ہے۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ (فتاوی قادریہ

صفحہ 3-4)(تاریخ ختم نبوت صفحہ 133)

رشید احمد گنگوہی شروع میں مرزا قادیانی کی طرف سے نرم تھے بلکہ مرزا کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے۔ (مجالس حکیم الامت صفحہ 279)

رشید احمد گنگوہی مرزا قادیانی کی تکفیر کا قائل نہ تھا۔ (مکاتیب رشیدیہ صفحہ 118-9)

دیوبندی مفتی کفایت اللہ کے نزدیک نسلی مرزائی اہل کتاب ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے۔ (کفایت المفتی جلد1صفحہ 213)

دیوبندی مولوی عبدالقادر رائے پوری خود مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات سمجھ کر اس سے دعائیں کرواتا تھا۔ (سوانح عبدالقادر رائے پوری صفحہ55-56)

دیوبندی مولوی عبدالقادر رائے پوری نے قادیانی امام کے پیچھے نماز بھی پڑھی۔ (سوانح عبدالقادر رائے پوری صفحہ62)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عبدالماجد دریا آبادی قادیانیوں کو کافر نہیں مانتا تھا بلکہ تاویلیں کرتا تھا۔ (حکیم الامت صفحہ 259)(صدق جدید لکھنو یکم مارچ، 12 اپریل، 12جولائی 1963)(نقوش رفتگان صفحہ80)

ابوالکلام آزاد جو کہ وہابی دیوبندی ٹولے کا امام الہند ہے نے قادیانی امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ (آزاد کی کہانی صفحہ 313)

اشرف علی تھانوی کے بقول یہ کہنا کہ قادیانیوں کا بھی کوئی دین ہے نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو یہ زیادتی ہے۔ (سچی باتیں صفحہ 213)

دیوبندی وہابی امام ابوالکلام آزاد کے نزدیک اہل اسلام کے ساتھ اشاعت اسلام میں قادیانیوں کی شرکت میں کوئی حرج نہیں۔ الہلال کلکتہ 14 جنوری 1914 میں 25-26 اسی دیوبندی وہابی امام ابوالکلام آزاد نے مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد اس کی تعریف وتوصیف اور

https://archive.org/details/@madni_library

تعزیت نامہ لکھا اور لاہور سے بٹالہ تک مرزا قادیانی کے جنازے کے ساتھ بھی گیا۔(یاران کہن صفحہ 41-42)

دیوبندی عبید اللہ سندھی کے نزدیک حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ یہودی اور صابی من گھڑت کہانی ہے۔(الہام الرحمن صفحہ 240)

مرزا قادیانی کو یہ راستہ ہموار کر کے دینے والے تو خود دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب میں نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین ماننے کو عوام جاہلوں کا خیال بتلایا ملخصا اور لکھا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔(تحذیر الناس صفحہ 28)

وہابی اکابر کی قادیانیت نوازی:

وہابیہ کے مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی نے اوائل تو مرزا قادیانی کی وکالت میں صفحات کے صفحات سیاہ کیے بلکہ یہاں تک لکھا کہ مرزا کی کتاب براہین احمدیہ جیسی کتاب تو چودہ صدیوں میں نہ لکھی گئی۔(اشاعۃ السنۃ جلد 7 صفحہ 169)

1890 میں مرزا اور بٹالوی کا روپے کے حساب میں تنازع ہوا ان میں پھوٹ پڑ گئی تو اس نے 1891 میں مرزا قادیانی کی تکفیر کا فتویٰ حاصل کیا اور دیگر علماء سے تصدیقات حاصل کیں پھر 1899 میں گورداسپور کی کورٹ میں لکھ کر دیا کہ میں آج کے بعد مرزا قادیانی کو کافر کاذب اور دجال نہ لکھوں گا۔(تریاق قلوب صفحہ 297 تا 299) (اشاعۃ السنۃ جلد 19 ش 4 صفحہ 104-105)

پھر بٹالوی مذکور نے 1913 میں گوجرانوالہ کی کورٹ میں بیان دیا کہ ہم مرزائیوں کو مطلقاً کافر نہیں سمجھتے (یعنی قادیانیوں کو سب کو کافر نہیں کہتے)(اشاعۃ السنۃ جلد 23 ش 6 صفحہ 192) بلکہ مرزا قادیانی نے پیر مہر علی گولڑوی (رحمتہ اللہ علیہ) کو جو مناظرے کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان کیا تھا اس میں تین وہابی اکابر کو مرزا نے ثالث مقرر کیا ان میں محمد حسین بٹالوی، عبدالجبار

غزنوی شامل ہیں۔(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 441) مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد محمد حسین بٹالوی نے اپنے بیٹوں کو قادیان میں قادیانی کالج میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجا۔(اخبار اھلحدیث امرتسر 25 فروری 1910)

مرزا قادیانی خود بھی وہابی اس کا سسر میر ناصر نواب بھی وہابی، رشتہ محمد حسین بٹالوی نے کرایا اور نکاح شیخ الکل نذیر حسین دہلوی نے پڑھایا۔(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 51)

وہابی شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے قادیانیوں کے جلسے مشترکہ میں شرکت کی اور اپنی تقریر کا اختتام مرزا قادیانی کے اشعار پر کیا۔(فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 84-86)

وہابی شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی عورت سے نکاح بھی جائز ہے۔(اخبار اھل حدیث امرتسر 2 نومبر 1934) امرتسری مذکور نے انگریزی کورٹ میں قادیانیوں کے مسلمان ہونے کا اقرار کیا۔(اخبار اھل حدیث امرتسر 19 جنوری، 30 مارچ 1917)(فیصلہ مکہ صفحہ 34)

وہابی شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے۔(اخبار اھلحدیث امرتسر 31 مئی 1914 و 4 اپریل 1915)

وہابی اکابر کی قادیانیت نوازی کے بے شمار حوالہ جات محفوظ ہیں ہم نے خوف طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

شیعہ کا عقیدہ امامت:

تیسرا ٹولہ شیعہ بھی درپردہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے اس لئے کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ درجہ امامت نبوت کے درجے سے بلند ہے۔(گویا نبی کریم ﷺ کے بعد شیعہ اپنے آئمہ کو نبوت سے بڑا درجہ دیتے ہیں)(حیات القلوب جلد 3 صفحہ 10)

☆☆☆☆☆☆